AKRSP

DFATD

نوجوانوں کے لیے روزگاریئت اور رہنمائیت کی پروان

قوت کار کے جائزے کا خلاصہ

منصوبے کا بیان:

آغا خان رورل سپورٹ پروگرام نے نوجوانوں کے لیے روزگاری کے مواقع پیدا کرنے اور رہنمائیت کو پروان چڑھانے کے چھ سالہ منصوبے کا آغاز کیا ہے۔اس منصوبے کے لیے مالی معاونت ڈیپارٹمنٹ آف فارن افیئرز،ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ اور آغا خان فاؤنڈیشن کینیڈا نے کی ہے۔یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ گلگت بلتستان اور چترال کے مستقبل کو متعین کرنے میں نوجوانوں کو ایک خاص کردار ادا کرنا ہے اور نوجوانوں کی ترقی تک رسائی کے لیے اے کے آر ایس پی اس علاقے میں دو اہم چیلنجوں کی نشاندہی کرتی ہے اور وہ ہیں روزگار اور شہری رہنمائیت۔ان دو امور کو سامنے رکھتے ہوئے اے کے آر ایس پی یقین رکھتی ہے کہ نوجوان اپنی مثبت سرگرمیوں میں اضافہ کرتے ہوئے ایک مساویانہ سوچ کو پروان چڑھائیں گے اور آخر کار گلگت بلتستان اور چترال کے سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنے تعلق اور پیداواریت کو آگے بڑھائیں۔

ماحول اور صنفی مساوات بھی ایلی(EELY) کے اہم رسوخ ہیں۔اے کے آر ایس پی اور اے کے ایف اس بات کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اس پروگرام میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا امتزاج پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ''سبز تجارت'' کو آگے بڑھانے، آفات کے خطرے کو کم کرنے میں نوجوانوں کے تعلق اور پائیدار زراعت میں ان کی شرکت کے مواقع پیدا کرنا بھی ہے۔چنانچہ ایلی(EELY) کے پراجیکٹ نے گلگت بلتستان اور چترال کے آٹھ اضلاع میں اپنے منصوبے پر کام کا آغاز کیا ہے۔مجموعی طور پر 16 لاکھ سے زیادہ آبادی جو کہ ایک کلومیٹر میں 14 نفوس پر مشتمل ہے گلگت بلتستان اور چترال کی تقریباً ایک ہزار دور افتادہ دیہی بستیوں میں بکھری ہوئی ہے۔

دلالت:

گلگت بلتستان اور چترال میں ترقی کے منصوبے کی سرگرمیوں کے لیے درکار مستند اور جامع معلومات کی کمی ایک بہت بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور یہی چیلنج نوجوانوں کی صلاحیتوں اور ان کی ترقی کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔اس علاقے میں ان کی سوچ پر کیے جانے والے تحقیقات کی راہ میں مزاحم بھی۔اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے اے کے ایف،اے کے آر ایس پی اور ڈیپارٹمنٹ آف لیبر،انڈسٹریز اور تجارت حکومت پاکستان کے جائزے کی توثیق کا پابند ہے چنانچہ قوت کار کا جائزہ دراصل بہت بڑے LMA تحقیق کا حصہ تھا۔

مینو نائٹ اکنامک ڈویلپمنٹ ایسوسی ایٹس، قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی، گلگت بلتستان ڈیپارٹمنٹ آف لیبر انڈسٹریز حکومت پاکستان اور حساب کار طالب علموں کی شراکت اور اے کے آر ایس پی کی معاونت سے گلگت بلتستان اور چترال میں قوت کار کو جانچنے کے لیے ایک ہمہ جہتی جائزہ لیا۔قوت کار کا یہ جائزہ دراصل بہت بڑے لیبر مارکیٹ کے تجزیے سے متعلق تحقیق کا حصہ ہے۔

مقاصد:

اس جائزے کا اہم مقصد یہ تھا کہ اے کے آر ایس پی، اے کے ایف اور گلگت بلتستان ڈپارٹمنٹ کو ایک قابل سمجھ بنیادی مقداری خط باہم پہنچایا

جائے جس کے تحت ایلی(EELY) کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور جانچنے کے ایک تیز تر پروگرام کی تشکیل میں مدد دی جائے اور علاقائی ڈپارٹمنٹ آف لیبر کی معاونت بھی ہوجائے۔اس جائزے کا عین مقصد یہ ہے کہ علاقے کے سویلین قوت کار کے متعلق جامع شماریات جمع کی جاسکیں تا کہ گلگت بلتستان اور چترال میں قوت کار سے متعلق تحقیق کی کمی کو دور کیا جاسکے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی ترقی کے لیے پلاننگ روزگار کے مواقع اس کی جانچ اور غیر رسمی سیکٹرز کے کردار اور اہمیت اور روزگار کے حجم، خصوصیات اور رجحانات کا تعین اور ادراک کی جاسکے۔

تحقیقی سوالات:

☆ گلگت بلتستان اور چترال میں قوت کار کی جہتیں کیا ہیں۔ یہ کس طرح صنف، جغرافیہ (شہر/دیہی/دیہی عناصر اور ہجرت)، عمر، تعلیمی پس منظر اور گھرانے کے حجم کی تشکیل کرتی ہے؟

☆ گلگت بلتستان اور چترال میں کام کے سیکٹرز کونسے ہیں اور ملازمت کو تشکیل دینے والی صورتیں کیا ہیں۔ جیسے تجارت کا حجم، روزمرہ کام کی سطح، کام کے اوقات، تربیت کی ضرورت، مزدوری، پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت وغیرہ؟

☆ گلگت بلتستان میں بے روزگاری اور ناموزوں روزگار کی صورتیں کیا ہیں؟

جائزے کی شکل:

قوت کار جائزہ (LFS) گلگت بلتستان اور چترال کے پورے 8 اضلاع کے 4,276 جواب دہندہ افراد کو شامل کر کے کیا گیا۔ ایل ایف ایس (لیبر فورس سروے) کے جائزے نے جائزے کی وہ تکنیک استعمال کی جو حکومت پاکستان کے بیورو آف سٹیٹسٹکس نے بنایا تھا۔ جہاں تک جواب دہندگان سے ان کے گھرانوں کے افراد بارے انٹرویو لیا گیا ان کے جوابات 32559 گھرانوں کے افراد کی نمائندگی کرتے تھے۔

اہم معلومات:

اہم معلومات کو ملخص کر کے نچوڑ نیچے دیا گیا ہے۔

1۔شرح آبادی

نوجوانوں کی شرح آبادی

نوجوان جن کی عمریں 15 سال سے 36 کے درمیاں ہیں وہ گلگت بلتستان اور چترال کی آبادی کا 40.4 فی صد بنتا ہے اسی زمرے میں گلگت بلتستان میں نوجوانوں کی شرح تقریباً ایک جیسی ہے۔ مجموعی طور پر نوجوانوں کی تعداد گلگت بلتستان اور چترال کی آبادی میں بہت زیادہ ہے۔ جن کی عمریں 10 سے 15 سال کے درمیان ہیں ان کی شرح گلگت بلتستان اور چترال کی کل آبادی کا علی الترتیب 22.2 فی صد اور 12.5 فی صد بنتی ہے۔ گلگت بلتستان اور چترال میں نوجوانوں کی عمر کو پہنچنے والے ماقبل جوانوں کی ایک اچھی خاصی آبادی موجود ہے۔ نوجوانوں کی آبادی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایلی EELY پراجیکٹ کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ وسعت پیدا کرے گی۔

ازواجی حیثیت:

گلگت بلتستان اور چترال کی آبادی میں 10 سال اور اس سے زیادہ عمر میں ازدواجی حیثیت کی کم یا زیادہ شرح قومی شرح کے قریب ہے۔ مجموعی طور پر گلگت بلتستان میں 45.3 فی صد غیر شادی شدہ اور 51.3 فی صد شادی شدہ ہیں۔ گلگت بلتستان میں ازدواجی حیثیت کا تناسب ایک جیسا ہے جو 44.6 فی صد غیر شادی شدہ اور 52.4 فی صد شادی شدہ افراد پر مشتمل ہے۔ تاہم نوجوانوں کے زمرے میں یہ شرح 65 فی صد غیر شادی شدہ اور 34.8 فی صد شادی شدہ بنتی ہے۔

خواندگی:

گلگت بلتستان اور چترال میں مردوں کی خواندگی کی شرح تقریباً 21 فی صد ہے جو عورتوں میں خواندگی کی شرح کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ جبکہ خواندگی کی سطح کو 10 سال اور اس سے زیادہ عمر والے افراد خانہ کو تعلیم حاصل کرنے کی پابند کرتے ہوئے بڑھایا گیا تو گھرانوں کے سربراہ 60 فی صد سے کم آبادی کو خواندہ خیال کرتے تھے۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ آبادی کی اکثریت کے مقابلے میں نوجوانوں میں خواندگی کی شرح بہت بلند ہے۔ گلگت بلتستان اور چترال میں 72 فی صد نوجوان (83 فی صد مرد اور 58 فی صد عورتیں) خواندہ خیال کیے جاتے ہیں جبکہ مجموعی آبادی کا 52 فی صد (62 فی صد مرد اور 41 فی صد عورتیں) خواندہ مانے جاتے ہیں۔

تعلیم:

خواندگی کی سطح کی مناسبت سے تقریبا جائزہ لئے گئے 0.6 فی صد نے مروجہ تعلیم نہیں پائی تھی اور دوسرے 29.4 فی صد نے نرسری اور مڈل تک تعلیم حاصل کی تھی۔ مجموعی طور پر مردوں نے مروجہ تعلیم عورتوں کی نسبت زیادہ حاصل کی۔ گلگت بلتستان اور چترال میں مردوں اور عورتوں کی میٹرک اور اس سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے تعلیمی شرکت قومی سطح کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ جائزے کے دوران 43.7 فی صد مرد اور 35 فی صد عورتیں تعلیمی اداروں میں مندرج تھے۔ جہاں تک نوجوانوں کی بات ہے ان میں یہ شرح نسبتاً زیادہ ہے جن کی شرح مردوں اور عورتوں میں علی الترتیب 57.8 فی صد اور 44.7 فیصد بنتی ہے۔

معاشی سرگرمی

قوت کار کی شرکت

جہاں تک صنف کی بات ہے 75.5 فی صد مرد افراد خانہ میں 10 سال سے زیادہ کے افراد ملازمت میں لگتے ہیں۔ جبکہ دوسرے 24.5 فی صد بے روزگار رہ جاتے تھے۔ اس کے مقابلے میں 54.5 فی صد گھریلو عورتیں ملازمت حاصل کرتی تھیں اور 55.6 فی صد بے روزگار رہ جاتی تھیں۔ نوجوانوں کا تقریباً 40 فی صد حصہ قوت کار میں شامل ہوتا تھا۔ گلگت بلتستان اور چترال میں واضح صنفی امتیاز کے ساتھ 61.5 فی صد نوجوان ملازم لگتے تھے۔ 71.3 فی صد نوجوان مرد اور 48.2 فی صد نوجوان عورتوں نے ملازمت حاصل کی۔ گلگت بلتستان اور چترال میں 10 سال سے اوپر ماقبل جوان افراد اور نوجوانوں کی آبادی میں ملازمت کی شرح گلگت بلتستان کے مقابلے میں کم تھی (گلگت بلتستان اور چترال میں یہ شرح 6.7 اور گلگت بلتستان میں 77.4 فی صد تھی)۔

ملازمتی صنعتیں

گلگت بلتستان اور چترال میں مجموعی طور پر 5 سب سے بڑی صنعتیں زراعت کی تھیں جیسے زرعی اشیاء کی عمل پذیری (پروسیسنگ) سرکاری ملازمت، تعلیم اور تعمیرات۔ سوائے ایک استثنٰی کے مجموعی رجحان اور صنفی رجحان بڑوں اور چھوٹوں میں ایک جیسا تھا۔ استثنٰی اس امر میں حاصل تھی کہ ماقبل جوانوں کے لئے سرکاری ملازمت بہت مقبول صنعت تھی جبکہ مجموعی طور پر جوانوں کے لیے زراعت ان کی بقاء کے لیے لازمی چیز تھی۔

بے روزگاری

نوجوانوں اور مجموعی آبادی میں بے روزگاری کی شرح گلگت بلتستان اور چترال میں ایک جیسی ہے (یہ شرح علی الترتیب 38.5 فی صد اور 32.1 فی صد ہے)۔ گلگت بلتستان کی آبادی میں صنفی اعتبار سے عورتوں میں بے روزگاری کی شرح 55.6 فی صد اور مردوں کی شرح 24.5 فی صد ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگار مرد اور عورتوں کا تناسب علی الترتیب 28.7 فی صد اور 51.8 فی صد ہے۔ جبکہ گلگت بلتستان کے نوجوانوں میں (مرد اور عورتوں) بے روزگاری علی الترتیب 28.1 فی صد اور 22.6 فی صد کے حساب سے ہے۔

گلگت بلتستان اور چترال میں تجارتیں:

گلگت بلتستان اور چترال میں ایک خصوصی تجارت جسے ایک فرد اختیار کرتا تھا وہ ایک سے پانچ لوگوں کے درمیان تھی اور یہ معشیت کا مجموعی حصہ تھا۔

سفارشات:

۱۔ صنعتوں، شراکت داروں اور آبادیوں کے درمیان اہم تعلقات کی شناخت مضبوطی اور موجود رسوخ تک رسائی حاصل کرنا۔

۲۔ گلگت بلتستان اور چترال میں تجارتوں، سروس دہندگان، مقامی انجمنوں اور دوسرے اہم شراکت داروں میں بہترین مہارتوں کی نشاندہی کرنا۔

۳۔ پراجیکٹ کے اقدام کے لیے مارکیٹ آفریدہ رسوخ کو استعمال کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ ملازمت دہندگان کے لیے مارکیٹ کی ضروریات کا جائزہ لینا جس میں مالیات تک رسائی کرنا جیسے قرض اور بچت۔

اس خلاصے کی مزید معلومات کے لیے براہ مہربانی aziz.ali@akrsp.org.p سے رابطہ کریں۔

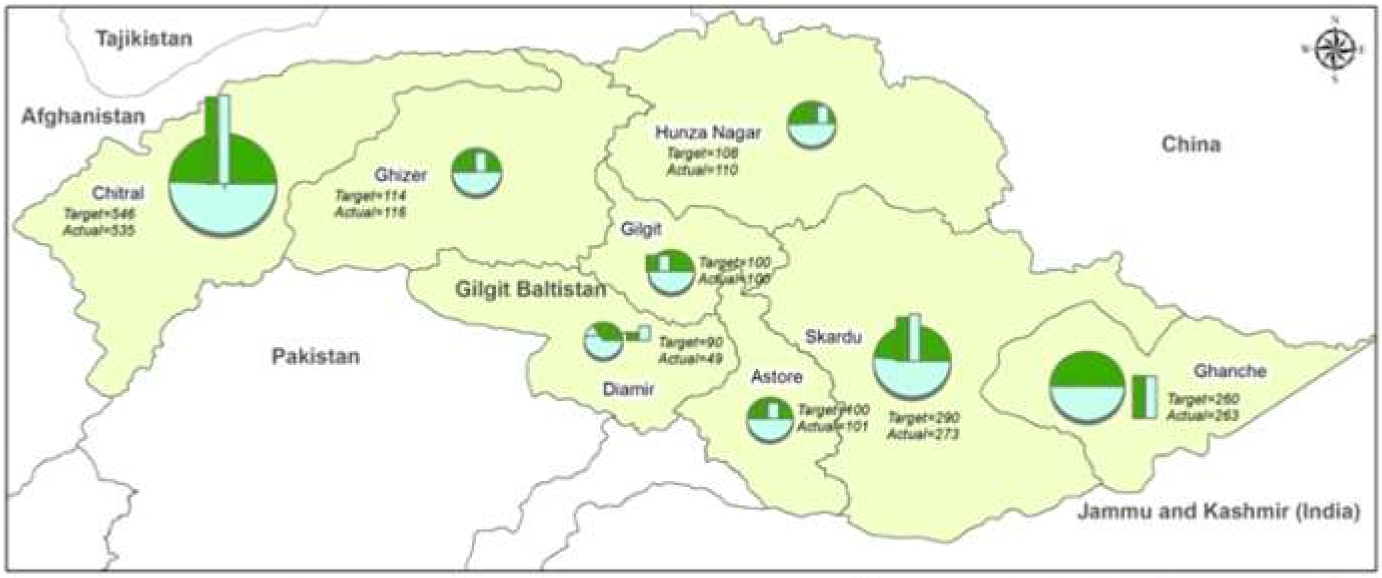

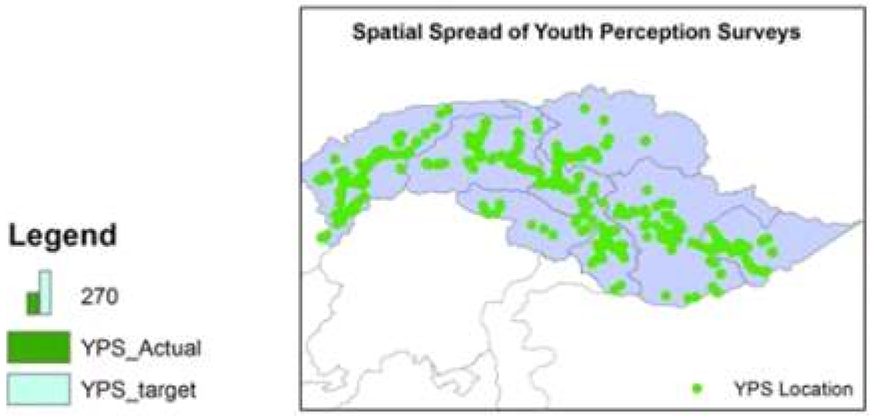

تحقیقی پارٹنرز:

آغا خان رورل سپورٹ پروگرام (اے کے آر ایس پی)، ڈپارٹمنٹ آف فارن افئیر زٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ (DFATD) مینونائٹ اکنامک ڈویلپمنٹ ایسوسی ایٹس (MEDA) قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی (KIU) ڈپارٹمنٹ آف لیبر، انڈسٹریز اینڈ کامرس حکومت پاکستان

آغا خان رورل سپورٹ (AKRSP)

آغا خان رورل سپورٹ پروگرام ایک نجی، غیر منافع بخش کمپنی ہے جو آغا خان فاؤنڈیشن کے توسط سے گلگت بلتستان اور چترال کے دیہی زندگی کے معیار کو بڑھانے میں مدد دینے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ یہ ادارہ حکومت کے اداروں، منتخب نمائندوں، قومی اور بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں اور دوسرے تجارتی اداروں کے تعاون سے معاشی اور ادارہ جاتی امور پر توجہ دینے کے داعیے کے ساتھ 1982 میں قائم کیا گیا تھا۔ اگرچہ اے کے آر ایس پی کا اپنا زور تو پیداواری سیکٹر پر ہے مگر یہ دوسری ایجنسیوں کے سماجی سیکٹر کے پروگراموں کی ترویج میں مدد بھی فراہم کرتا ہے۔ اے کے آر ایس پی کا قیام کا مقصد دیہی ترقی، مقامی، انسانی اور مالیاتی وسائل کی تنظیم ہے جس کے ذریعے کمیونٹیز کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ خود ایک ہموار اور پائیدار ترقی کرنے کے مقام پر آ جائیں۔

اے کے آر ایس پی ایک غیر تجارتی ادارہ ہے جو اپنے منصوبے کے مقام سے ملحق لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اور پورے پاکستان سے اپنے عملے میں بھرتیاں کرتا ہے۔

کور آفس گلگت:

بابر روڈ۔ پی او بکس 506 گلگت، گلگت بلتستان، پاکستان

فون: 52679 / 52910 / 52480(5811-92+)

فیکس: 54175(5811-92+)

گلگت ریجنل پروگرام آفس:

نور کالونی نزد نادرا آفس جٹیال گلگت۔ گلگت بلتستان، پاکستان

فون: 52177 / 55077 / 452910(5811-92+)

فیکس: 452822(5811-92+)

چترال ریجنل آفس:

شاہی قلعہ، چترال، خیبر پختونخواہ، پاکستان

فون: 412736 / 412720 / 412727(943-92+)

فیکس: 412516(943-92+)

بلتستان ریجنل پروگرام آفس:

پی او بکس 610، ست پارہ روڈ، سکردو، بلتستان، گلگت بلتستان پاکستان

فون: 2-50320(5831-92+) فیکس: 50324(5831-92+)

لائزین آفس اسلام آباد:

مکان نمبر 343، سٹریٹ 32، سیکٹر F-11/2، اسلام آباد، پاکستان

فون: 9-2100645(51-92+)

AKRSP